

## 165923- دونوں نے مل کر سرمایہ کاری کی، جس میں محنت صرف ایک شخص کی ہوگی، تو خسارہ کی صورت میں خسارہ کس پر ہوگا؟

سوال

سوال : میں اور ایک بھائی نے خواتین کے جو تے فروخت کرنے کیلئے دکان میں سرمایہ کاری کی، اس کلیئے معاهدہ یہ طے پایا کہ میری طرف سے 10000 ڈالر سرمایہ ہوگا، اور اس کی دکان ہوگی، اور اس دکان کی مالیت بھی مارکیٹ میں 10000 ڈالر تھی چنانچہ فرع یا لفڑان میں برابر کے شریک ہونگے، لیکن چار ماہ کے بعد ہمیں خسارہ اٹھانا پڑا، اب میرا شریک یہ کہتا ہے کہ میں خسارہ برداشت نہیں کروں گا کیونکہ یہ معاهدہ مضاربت کا تھا، شرکت کا نہیں تھا، اب وہ میرے ساتھ خسارہ برداشت نہیں کر رہا، میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ کیا یہ شرکت تھی یا مضاربت؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاۓ خیر سے نوازے۔

پسندیدہ جواب

مضاربت بھی شرکت بھی کی ایک قسم ہے، اور اس میں یہ ہوتا ہے کہ ایک فریق سرمایہ لگاتا ہے اور دوسرا فریق محنت کرتا ہے۔

اور اگر دونوں کی طرف سے سرمایہ اور محنت ہو تو اسے فتحی اصطلاح میں "شرکت عنان" کہتے ہیں۔

اور اگر سرمایہ فریقین کی طرف سے ہو اور محنت ایک فریق کرے تو اسی بھی کچھ فetta نے کرام شرکت عنان ہی شمار کرتے ہیں، جبکہ دیگر فetta نے کرام کے ہاں کم از کم اس میں مضاربت اور عنان دونوں پائے جاتے ہیں، چنانچہ کچھ اہل علم نے شرکت عنان کے درست ہونے کیلئے یہ شرط لگائی ہے کہ سرمایہ لگا کر ساتھ میں محنت کرنے والے کو دوسرا فریق سے زیادہ منافع ملنا چاہیے، اگرچہ صحیح بات یہی ہے کہ یہ شرط ضروری نہیں ہے۔

چنانچہ "الروض المریع" میں شرکت عنان کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے :

"دو یادو سے زیادہ لوگ اپنے مساوی یا غیر مساوی سرمایہ کیساتھ محنت میں بھی شریک ہوں، یا پھر دونوں میں سے ایک سرمایہ لگانے کے ساتھ محنت بھی کرے تو اسے دوسرا کی بہ نسبت زیادہ منافع ملے گا، اور اگر اسے زیادہ منافع نہ ملے تو یہ شرکت درست نہیں ہوگی" انتہی مختصرًا

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :

"اگر معاهدے میں کوئی یہ کہے کہ دونوں محنت نہیں کریں گے بلکہ کوئی ایک کریکا تو اس کے بارے میں الروض المریع کے مطابق یہی ہے کہ یہ بھی شرکت عنان میں شامل ہے، تاہم صاحب کتاب کے مطابق یہ شرکت عنان نہیں ہے، البتہ بات واضح ہے کہ اس صورت میں شرکت عنان اور مضاربت دونوں کیساتھ مشابہت ہے، کیونکہ سرمایہ کاری کیساتھ محنت کو بھی دیکھیں تو یہ شرکت عنان ہے، اور اگر دوسرا کو دیکھیں جو سرمایہ کاری کیساتھ محنت نہیں کر رہا تو اس میں مضاربت کیساتھ مشابہت ہے، تو اس طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ : یہ صورت مضاربت اور شرکت عنان کی مخلوط شکل ہے، چنانچہ ایسی شرکت کی صورت میں سرمایہ کاری سمیت محنت کرنے والے کو زیادہ منافع ملنا چاہیے؛ تاکہ مضاربت کی شکل بھی اس میں پائی جائے، مثال کے طور پر آپ نے ایک لاکھ اور آپ کے شریک نے دس ہزار کاروبار میں لگائے، اور آپ نے شریک سے کہہ دیا کہ محنت صرف تم ہی کرو گے کیونکہ میں محنت کی استطاعت نہیں رکھتا تو منافع آؤ دھا آؤ دھا کر لیں گے، تو یہ بات درست نہیں ہے، محنت کرنے والے کو لازمی طور پر زیادہ منافع ملنا چاہیے، کیونکہ ایسا کرنے سے جس نے صرف سرمایہ کاری کی اسے تو اپنے سرمائی کا پورا فرع مل جائے گا، لیکن جس نے سرمایہ لگانے کے ساتھ محنت بھی کی اسے اپنی محنت کا پہل نہیں ملے گا صرف سرمائی کا فرع ملے گا، اور اس طرح سے اس کی محنت بالکل رائیگاں جائے گی۔"

لیکن میرا موقف یہ ہے کہ اس صورت میں منافع نصف نصف کی بنیاد پر تقسیم کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ اگر محنت نہ کرنے والے شریک کو اس کے سرمائے کا مکمل نفع دے دیا جائے تو یہ محنت کرنے والے شریک کی جانب سے احسان ہو گا، اور احسان کو کون منع کرتا ہے؟ اکیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ میں اسے اپنا مال مضاربہ کیلئے دونوں اور منافع سارے کا سارا مجھے ہی مل جائے، اور محنت کرنے والا مجھ سے محنت کا معاوضہ نہ لے، بلکہ احسان کرتے ہوئے چھوڑ دے!

اس لیے درست بات یہی لگتی ہے کہ سرمائے کے مطابق منافع دینا جائز ہے، اس صورت میں محنت کرنے والا اپنے شریک سے محنت کا معاوضہ وصول نہ کرنے پر احسان کرے گا۔" انتہی

"الشرح الممتع" (403/9)

بہر حال اسے شرکت عنان کا نام دیں یا مضاربہ و عنان کی مخلوط صورت کمیں ہر دو صورت میں فریقین پر خسارہ سرمائے کے مطابق ہو گا، اور یہ عام مشور قاعدہ ہے، چنانچہ دو شریکوں نے مالی شرکت قائم کی تو خسارہ مال کی مقدار کے برابر ہی ہو گا، چنانچہ اگر دونوں نے یکساں سرمایہ کاری کی تو ان میں خسارہ بھی یکساں ہی تقسیم ہو گا۔

جبکہ مضاربہ میں ایسا ہوتا ہے کہ سرمایہ ایک فریق کی ہوتی ہے، تو اس صورت میں خسارہ سرمایہ کار کا ہو گا، [اور محنت کرنے والے کی محنت ضائع ہو گی]

چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنى" (22/5) میں لکھتے ہیں:

"تجارتی شرکت میں سرمایہ کاری کے مطابق خسارہ تقسیم ہو گا، چنانچہ اگر دونوں کی سرمایہ کاری یکساں مقدار میں تھی تو خسارہ بھی دونوں میں یکساں تقسیم ہو گا، اور یہاںی سرمایہ کاری تھی تو خسارہ بھی یہاںی برداشت کریگا، اس اصول کے بارے میں ہم اہل علم کا کوئی دوسرا موقف نہیں جانتے، اسی موقف کے ابوحنیفہ، شافعی اور دیکھاہل علم قائل ہیں۔۔۔"

جبکہ مضاربہ کی صورت میں خسارہ صرف سرمایہ کار پر ہو گا، محنت کرنے والے پر خسارے کا بوجھ نہیں ڈالا جائے گا، کیونکہ خسارہ اصل میں رأس المال پر اثر انداز ہوتا ہے، اور یہ صرف اور صرف مالک رأس المال پر ہی ہو گا، جبکہ محنت کرنے والے کو مالی نقصان کا متحمل قرار نہیں دیا جائے گا [کیونکہ محنت کرنے والے کی محنت ضائع ہو چکی ہے، اس لیے اسے دہرانقصان نہیں دیا جائے گا] ہاں البتہ اگر لفظ ہو تو دونوں میں تقسیم ہو گا۔" انتہی

اسی طرح "الموسوعۃ الفقیریۃ" (6/44) میں بہے کہ:

"تجارتی شرکت کے بارے میں تمام فہمائے کرام کا اتفاق ہے کہ خسارہ تمام شرکاء پر ان کی سرمایہ کاری کے تناوب سے ڈالا جائے گا، چنانچہ شرکت میں تجارتی خسارے کے متعلق اس کے علاوہ کوئی شرط لگانا درست نہیں ہے، چنانچہ ابن عابدین نے واضح لفظوں میں کہا ہے کہ: "سرمایہ کاری کے تناوب سے ہٹ کر خسارہ ڈالنے کی کوئی بھی شرط لگانا باطل ہے۔"

اسی طرح علمائے کرام کا اس بارے میں بھی اتفاق ہے کہ مضاربہ میں محنت کرنے والے پر خسارے کا تھوڑا سا حصہ بھی نہیں ڈالا جائے گا، چنانچہ خسارہ صرف سرمایہ کار کا ہو گا، لیکن منافع میں دونوں متفقہ شرائط کے مطابق شریک ہونگے۔

تاہم فہمائے کرام نے یہ بات واضح کی ہے کہ اگر مضاربہ میں پہلے فائدہ ہوا اور بعد میں نقصان ہو گیا تو مضاربہ جاری رہنے کی صورت میں خسارہ پورا کرنے کیلئے پہلے حاصل شدہ منافع میں سے کٹوٹی کی جائے گی" انتہی

خلاصہ یہ ہے کہ:

خسارہ آپ دونوں میں یکساں تقسیم ہو گا، چاہے آپ کے اس تجارتی معاملے کو شرکت عنان کمیں یا عنان و مضاربہ کی مخلوط صورت کمیں۔

واللہ عالم۔